روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
سوموار 8 جنور 2001ء- 12 شوال 1421 ہجری- 8- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر7

نیت کا پھل

آنحضرت ﷺ کی مجلس میں شہداء کا تذکرہ کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا:
میری امت کے اکثر شہداء وہ ہیں جو اپنے بستروں پر طبعی وفات پائیں گے۔ اور کتنے ہی لوگ جنگ میں قتل ہوں گے۔ اللہ ان کی نیتیں بہتر جانتا ہے۔

(مسند احمد حدیث 3584)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان ایک کار خیر کے لئے جب نیّت کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا یا نہ تھا' مزاحم ہو اور بد دیانتی کرے تو بھی اول الذکر کو چاہئے کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اس کی نیّت کا اجر ملے گا اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاوے گا۔

دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اس کی نیّت میں فرق آتا دیکھ کر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوتی ہے' بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ عند اللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شئے ہے۔ جس قدر کوئی دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہو گا اتنا ہی اسے ثواب ملے گا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق' مروت اور ہمدردی برتتے ہیں تو ان میں اور دوسرے لوگوں سے کیا فرق ہوا؟ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ۔ تب تمیز ہو گی۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 92)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 جنوری 2001ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ حضور انور نے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اس وقت وقف جدید دنیا کے 107 ممالک میں قائم ہے۔ حضور کے خطبہ کا تفصیلی خلاصہ خطبہ نمبر میں شائع کیا جائے گا۔

حسن کارکردگی مجالس انصار اللہ پاکستان

○ سال 1379 ہش / 2000ء میں زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس مقامی انصار اللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے علم انعامی کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی فہرست حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائی گئی تھی۔

جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے آمین

1۔ مجلس انصار اللہ دار السلام لاہور اول اور علم انعامی کی حقدار
2۔ مجلس انصار اللہ ٹاؤن شپ لاہور دوم
3۔ مجلس انصار اللہ دار الحمد فیصل آباد سوم
4۔ مجلس انصار اللہ بیت الاحد لاہور سوم
5۔ مجلس انصار اللہ ربوہ چہارم
6۔ مجلس انصار اللہ دار الذکر فیصل آباد پنجم
7۔ مجلس انصار اللہ بیت التوحید لاہور ششم
8۔ مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی ہفتم
9۔ مجلس انصار اللہ ماڈل کالونی کراچی ہشتم
10۔ مجلس انصار اللہ اسلام آباد شمالی نہم

(صدر مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

جس بات سے میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم جتنی بھی عبادتیں کرو وہ اس نیت سے کرو کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی تمہاری نیت نہیں ہونی چاہئے۔ تم اپنے نفسوں میں غور کر لیا کرو کہ اب جو ہم نماز پڑھنے لگے ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کے خوش کرنے کے لئے ہے یا کسی اور نیت سے۔

جب تم چندہ دیتے ہو تو اس وقت خیال کر لیا کرو کہ کتنی دفعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے دیا ہے یا چندہ مانگنے والے نے کہا کہ دو اور تم نے دے دیا اور تمہاری کوئی نیت نہ تھی۔ مانگنے والے نہیں جانتے کہ تم نے کس نیت سے دیا ہے لیکن تم دینے والے خوب جانتے ہو کہ دیتے وقت کیا نیت تھی۔ تمہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ ہم نے دین کی خاطر اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے دیا ہے۔ پس اسی طرح تمہارے ہر کام میں خدا تعالیٰ ہی مد نظر ہونا چاہئے اور تم اسی کے راضی کرنے کی نیت ہر کام میں کیا کرو۔ جب تمہاری ہر کام میں یہ نیت ہو گی تو تمہاری عبادتیں آج اور کل اور پرسوں اور اترسوں اور نتائج پیدا کریں گی اور تمہاری دن بدن ترقی ہی ہوتی جائے گی۔ دیکھو ایک کام ایک نیت سے اور اجر پیدا کرتا ہے۔ اور وہی کام دوسری نیت سے اور اجر۔ اگر کوئی شخص ایک آدمی پر زنبور یا بچھو بیٹھا ہوا دیکھے تو وہ جانتا ہے کہ اگر میں نے زنبور یا بچھو کو آہستہ سے پکڑا یا ہٹایا تو وہ ضرور کاٹے گا اس لئے وہ زور سے تھپڑ مار کر اسے مار

باقی صفحہ 8 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 12 جنوری 2001ء

1-35 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
1-50 a.m. تبرکات۔
2-35 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
3-05 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
4-10 a.m. دستاویزی پروگرام۔
4-35 a.m. ترکی سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
5-45 a.m. چلڈرن کارنر۔
6-30 a.m. لقاء مع العرب۔
7-35 a.m. تبرکات۔
8-20 a.m. اردو کلاس
9-20 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
9-35 a.m. ترکی سیکھئے۔
9-55 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
11-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-30 a.m. چلڈرن کارنر۔
12-05 p.m. کوئز تاریخ احمدیت۔
12-40 p.m. سرائیکی پروگرام۔
1-35 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس
4-00 p.m. انڈونیشین سروس
4-25 p.m. بنگالی سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
5-50 p.m. نظم۔ درود شریف۔
6-00 p.m. خطبہ جمعہ۔
7-00 p.m. دستاویزی پروگرام۔
7-30 p.m. مجلس عرفان۔
8-15 p.m. خطبہ جمعہ۔
9-20 p.m. چلڈرن کارنر۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-20 p.m. اردو کلاس نمبر 40

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 13 جنوری 2001ء

12-35 a.m. لقاء مع العرب۔
2-25 a.m. دستاویزی پروگرام۔
2-55 a.m. خطبہ جمعہ۔
3-55 a.m. کوئز پروگرام۔
4-10 a.m. مجلس عرفان۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m. چلڈرن کارنر۔
6-10 a.m. خطبہ جمعہ۔
7-10 a.m. لقاء مع العرب۔
8-20 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 40
9-25 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
10-00 a.m. مجلس عرفان۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-50 a.m. چلڈرن کلاس۔
12-20 p.m. ایم ٹی اے ماریشس
1-20 p.m. ایم ٹی اے قادیان
1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس نمبر 40
4-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m. ڈینش سیکھئے۔
6-05 p.m. جرمن ملاقات
7-00 p.m. بنگالی سروس۔
8-00 p.m. کوئز: خطبات امام۔
8-55 p.m. چلڈرن کلاس۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔
11-20 p.m. اردو کلاس نمبر 41

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 14 جنوری 2001ء

12-40 a.m. لقاء مع العرب۔
2-00 a.m. عربی پروگرام۔
2-30 a.m. چلڈرن کلاس۔
3-25 a.m. ایم ٹی اے قادیان۔
4-05 a.m. جرمن ملاقات۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-45 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
6-00 a.m. لقاء مع العرب۔
7-15 a.m. کینیڈین پروگرام۔
8-15 a.m. اردو کلاس نمبر 41
9-35 a.m. ڈینش سیکھئے۔
10-05 a.m. چلڈرن کلاس۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-50 a.m. کوئز: خطبات امام۔
12-15 p.m. جرمن ملاقات۔
1-15 p.m. چائنیز پروگرام۔
2-55 p.m. اردو کلاس نمبر 41
4-05 p.m. انڈونیشین سروس
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-45 p.m. چائنیز سیکھئے۔
6-10 p.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
7-15 p.m. بنگالی سروس۔
8-15 p.m. خطبہ جمعہ۔
9-30 p.m. چلڈرن کلاس۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت
11-15 p.m. اردو کلاس نمبر 42

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

غزل

ہو کر بلند قیدِ زمان و مکاں سے ہم
ہنس ہنس کے کھیلتے ہیں بہار و خزاں سے ہم

اے چرخِ پیر تیری نوازش کا شکریہ
مانوس ہو گئے المِ جاوداں سے ہم

مہتاب کو نصیب نہ تاروں میں وہ جمال
لائے ہیں جو جبیں میں ترے آستاں سے ہم

ہے کارواں ہمارے عزائم کا معترف
گو دور رہ گئے ہیں بہت کارواں سے ہم

ہے کیا مزے کی بات کہ باوصفِ مفلسی
ہیں بے نیاز دولتِ کون و مکاں سے ہم

کامل یقین ہے کہ لہو دے رواں رواں
اسرارِ گلستاں جو کہیں باغباں سے ہم

اک پل گزار کر ترے پہلو میں اے حبیب
ہیں بے نیاز زندگیٔ جاوداں سے ہم

آئیں جنہیں ہے رازِ مسرت کی جستجو
پردے اٹھا رہے ہیں غمِ دو جہاں سے ہم

ثاقب زیروی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

رپورٹ: یوسف سہیل شوق صاحب

قسط دوم آخر

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یاد میں

مشعل بکس کے زیر اہتمام لاہور میں ایک شاندار تقریب

جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب

پروفیسر سلام چیئر گورنمنٹ کالج لاہور

جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب نے انگریزی میں خطاب کیا انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ مجھے اپنے استاد کے بارے میں کچھ عرض کرنے کا موقع ملا ہے۔ جب میں امپیریئل کالج لندن میں تھا تو ڈاکٹر عبدالسلام میرے استاد تھے۔ اس وقت وہ دنیائے سائنس کی ایک اہم شخصیت تھے۔

انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب کی پہلی سائنسی پبلی کیشن 17 سال کی عمر میں سامنے آئی۔ اس وقت وہ کالج کے طالب علم تھے انہوں نے ریاضی کا ایک مسئلہ ممتاز ریاضی دان رامانوجن کے مقابلے میں بہتر طریق پر پیش کر دیا۔ یہ بات انکی ذہنی بلندی کی نشاندہی کرتی ہے۔ ڈاکٹر سلام صاحب ابتداء ہی سے کتنے عظیم قرار پاگئے تھے اس کا اظہار یوں ہوا کہ جب آپ اپنے استاد کے پاس گئے اور کہا کہ مجھے یہ لکھ دیں کہ میں نے آپ کی شاگردی میں کام کیا ہے تو استاد بولے "سلام مجھے لکھ کر دو کہ تم نے میرے ساتھ کام کیا ہے" ایک ینگ سکالر کے لئے اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب نے بتایا کہ ان کے ساتھ کام کرنا کوئی آسان بات نہ تھی۔ وہ حقیقی معنوں میں ایک سخت ترین محنت کرنے والے شخص تھے۔ ان کے لیکچر بڑے مشکل ہوتے تھے اور عام طلباء تو کجا عام سائنسدانوں کے لئے بھی ان کو سمجھنا مشکل ہوتا تھا۔ ہم نے ان کو ہمیشہ پر جوش پایا۔ سائنسدانوں کی میٹنگز میں وہ ہمیشہ مرکز توجہ رہتے ان کی ہر تقریر قابل غور باتوں کا مجموعہ ہوتی اور لوگ بڑی توجہ سے ان کی باتیں سنتے تھے۔

فاضل مقرر نے کہا کہ جب ان کو نوبیل پرائز ملا تو وہ لندن میں تھے دو دن کے بعد وہ اٹلی میں ٹریسٹ کے مرکز میں آئے۔ سارے سنٹر کا شاف اور طلباء اور دیگر سائنسدان داخلے کے دروازے پر ان کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ شام کو ایک تقریب ہوئی ان سے مصافحہ کرنے کے خواہشمندوں کی قطار میں میں بھی کھڑا تھا۔ جب میری باری آئی تو میں دفور مسرت میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور مصافحہ کرنے کی بجائے ان سے لپٹ گیا۔ میں نے کہا سر آپ نے تاریخ رقم کر دی ہے۔ آپ عالم اسلام کے ممالک میں سے پہلے ہیں جنہوں نے یہ اعزاز حاصل کیا ہے۔ وہ بڑی نرمی سے الحمد للہ ۔الحمد للہ کہتے رہے

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ ذاتی طور پر بطور قوم ہم نے ان کو شناخت نہیں کیا مذہبی منافرت کی وجہ سے ہم ان کی حقیقی قدر نہ کر سکے۔ ان کے نظریات اور منصوبے بہت بلند تھے۔ مگر کسی نے ان کی بات نہ سنی۔ جب ڈاکٹر سلام نے نوبیل انعام حاصل کیا تو ان کو پاکستان آنے کی دعوت دی گئی۔ منیر احمد خان انتظامات کر رہے تھے۔ انہوں نے منیر احمد خان (چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن) کو پیغام دیا کہ میں اس وقت پاکستان آؤں گا جب حکومت سائنس کی ترقی کے لئے کوئی اعلان کرے تب میں آؤں گا۔ ورنہ مجھے کسی میڈل کی ضرورت نہیں۔ میڈل تو مجھے مل چکا ہے۔ انہوں نے انعام میں ملنے والی 66 ہزار ڈالر کی رقم پاکستان میں سائنس کی ترقی کے لئے وقف کرنے کا اعلان کیا۔ اور اس کے ساتھ شرط عائد کی کہ حکومت اس کے ساتھ ایک ملین (10 لاکھ) ڈالر اپنی طرف سے بھی مختص کر دے۔ صدر ضیاء الحق نے اصولی طور پر اس سے اتفاق کیا۔ اور کہا کہ اس پر غور کر کے حکومت پنجاب اگلے دن اس کا اعلان کرے گی۔ ڈاکٹر سلام کو اس وقت سخت مایوسی ہوئی جب گورنر پنجاب نے اعلان کیا کہ حکومت اس فنڈ میں اتنی ہی رقم دے گی جتنی ڈاکٹر سلام نے دی ہے۔ ڈاکٹر سلام ششدر رہ گئے۔ انہوں نے صدر کو تار دیا کہ اگر ساری حکومت پاکستان مل کر صرف اتنی ہی رقم دینا چاہتی ہے جتنی میں نے اکیلے نے دی ہے تو میں یہ فاؤنڈیشن خود ہی اکیلا قائم کروں گا۔ اور انہوں نے ایسا کر دکھایا۔ یہ ان کہانیوں میں سے ایک ہے جب پاکستان نے ملک میں سائنسی ترقی کے سنہری مواقع کھو دیئے۔

فاضل مقرر نے کہا کہ وزیر سائنس پروفیسر عطاء الرحمٰن نے ڈاکٹر سلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کئی اہم کام کئے ہیں۔ یونیورسٹیوں میں کوششیں ہو رہی ہیں۔ لیکن ایک اہم کام یعنی بنیادی سائنس کو ترقی دینے کا کام ابھی نہیں ہوا۔ انفریشن ٹیکنالوجی کی ترقی پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کا کوئی تعلق بنیادی سائنس سے نہیں ہے۔ یہ کوتاہ اندیشی ہے۔ یہ یونیورسٹیوں کے لئے نقصان دہ ہو گا۔ بنیادی ریسرچ نہیں ہو رہی۔ فزکس کیمسٹری بیالوجی ریاضی وغیرہ کی ترقی کے لئے کسی سکیم کا اعلان نہیں ہوا۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ گورنمنٹ کالج لاہور میں سلام چیئر قائم کی گئی ہے۔ اس کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں یہ کام کئی سال کی سنجیدہ کوششوں سے اب مکمل ہوا ہے۔ بے نظیر اور نواز شریف کے ادوار میں اس پر فیصلہ نہ ہو سکا تھا۔ گزشتہ سال یہ چیئر قائم کر دی گئی ہے۔ اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ میں سلام چیئر کا پہلا پروفیسر مقرر ہوا ہوں۔ پورے پاکستان میں ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر قائم ہونے والی یہ واحد چیئر ہے۔ ڈاکٹر سلام کے نام پر یہ بیج بویا گیا ہے۔ یہ پہلا پودا ہے جو لگایا گیا ہے۔ ڈاکٹر سلام کے عقیدت مندوں کی یہ خواہش ہے کہ گورنمنٹ کالج کی چیئر ایک دن سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس ٹریسٹ (اٹلی) کی شکل کے ادارے میں ڈھل جائے۔ یہ ڈاکٹر سلام کو بہترین خراج تحسین ہو گا جو ہم پیش کریں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی

اس تقریب کے میزبان مشعل بکس کے چیئرمین محترم پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر سلام نے کیا کارنامہ کیا کہ ان کو نوبیل انعام دیا گیا۔ یہ سمجھانا بہت مشکل ہے اس کو سمجھنے کے لئے کئی سال لگیں گے۔ 72-1971 میں میں امریکہ میں طالب علم تھا۔ وہاں ڈاکٹر سلام صاحب آئے اور اپنی تحقیق پر ایک سیمینار سے خطاب کیا۔ مجھے کچھ بھی سمجھ نہ آیا۔ حالانکہ میں کئی سال سے فزکس پڑھ رہا تھا۔ دراصل ان کی تحقیق کو آسان فہم زبان میں سمجھانا بہت مشکل ہے۔ دھماکہ کرنا یا کوئی مشین بنانا آسان ہے مگر اس قسم کی دقیق تھیوریز کو بیان کرنا بہت مشکل کام ہے۔

ڈاکٹر ہود بھائی نے کہا کہ سائنس قدرت کے بھید سمجھنے کا کام ہے۔ 300 سال پہلے جو سائنسی انقلاب آیا۔ اس کا مقصد قدرت کے قوانین کو سمجھنا ہے۔ جس جس طرح انسان ان کو سمجھتا گیا اس کی زندگی میں تبدیلیاں آتی گئیں۔ آج 21ویں صدی کے آغاز پر ہم بنیادی فزکس کو بہت کچھ سمجھ چکے ہیں مگر بہت کچھ سمجھنا ابھی باقی ہے۔ 150 سال پہلے جیمز کلارک میکسویل نے ایسا بنیادی کام کیا جس سے فزکس کے ہر شعبے میں زبردست انقلاب برپا ہوا۔ میکسویل نے الیکٹرک اور میگنیٹک فیلڈ کو یکجا کیا اور ثابت کیا کہ یہ ایک ہی قوت کے دو پہلو ہیں۔ اس نے اس اصول کو ایک مساوات میں بند کیا۔ اس سے پتہ چلا کہ خلا میں برقی مقناطیسی لہریں سفر کر سکتی ہیں اس سے راڈار .وائرلیس وغیرہ ایجاد ہوئیں۔

ڈاکٹر سلام نے دو بنیادی قوتوں کو یکجا کیا۔ ایک قوت وہ ہے جس سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ خشک موسم میں بالوں میں کنگھی کرنے سے یہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ ٹی وی سیٹ پر جو طرح طرح کے نمونے بنتے ہیں اسکی وجہ یہی قوت ہے۔ ایک دوسری قوت ہے جس سے سورج گرمی اور روشنی خارج کرتا ہے۔ اس کو ویک نیوکلیئر فورس
WEAK NUCLEAR FORCE کہا گیا ہے۔ ڈاکٹر سلام نے ثابت کیا کہ یہ دو قوتیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی قوت کے دو پہلو ہیں۔ انہوں نے اس اصول کو ریاضی کی ایک مساوات میں بند کر دیا۔ جس طرح میکسویل نے کیا تھا۔ سلام کی دریافت سے ریڈیو ٹیلی ویژن تو نہیں بنیں گے لیکن سائنس میں اس کے اثرات بہت دور تک محسوس ہونگے۔ 15 ارب سال پہلے کائنات وجود میں آئی تھی۔ کائنات کی ابتداء پر اس تھیوری کا اطلاق ہوتا ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے بتایا کہ دنیائے سائنس نے ڈاکٹر سلام کا کس طرح خیر مقدم کیا اس کی ایک مثال یہ ہے کہ میں گرمیوں کا عرصہ امریکہ کی یونیورسٹی آف میری لینڈ میں گزارتا ہوں۔ وہاں پر تین کمپیوٹر پڑے ہیں ایک کا نام ہے۔ پالی۔ ایک کا نام ہے وائن برگ اور تیسرے

کا نام ہے سلام۔ سلام نے سائنس میں اتنا بلند مقام حاصل کیا کہ جب بھی میں بیرون ملک ذکر کرتا ہوں کہ میرا تعلق پاکستان سے ہے تو وہ سلام کا لازماً پوچھتے ہیں۔ میں فخر سے بتاتا ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔ لیکن اپنے ملک میں سلام تعصب اور تنگ نظری کا نشانہ بنے رہے۔ کوئی ادارہ ان کے نام نہیں۔ کوئی کتاب ان کے نام نہیں۔ 1992ء میں نواز شریف گورنمنٹ کالج آئے انہوں نے سارے اولڈ راوینز کے نام لئے۔ مگر ڈاکٹر سلام کا نام نہیں لیا ہر حکمران نے ان سے یہی سلوک کیا۔

پروفیسر ہودبھائی نے بتایا کہ اینٹی وان لیون ہک ایک ڈچ سائنسدان تھا۔ 300 سال پہلے اس نے مائیکروسکوپ ایجاد کی۔ اس کی اس قدر دھوم مچی کہ برطانیہ کی ملکہ اس سے ملنے کے لئے اس کے پاس گئی۔ یہ انداز ہے ترقی یافتہ ملکوں کا سائنسدانوں کے احترام کا۔ اور ہمارے ہاں یہ حال ہے کہ 1987ء میں ڈاکٹر سلام بے نظیر سے ملنے آئے۔ میں اس وقت اسلام آباد میں ان کے کمرے میں موجود تھا۔ ان کے ایک ساتھی پرائم منسٹر ہاؤس میں بار بار فون کر رہے تھے۔ بڑی دیر کے بعد وزیراعظم کے سیکریڑی سے رابطہ ہوا انہوں نے جواب دیا کہ وزیراعظم کے پاس وقت نہیں ہے۔ آج بھی نہیں ہے۔ کل بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹر سلام کو اس پر اتنا افسوس ہوا۔ ان کے چہرے پر ایسا دکھ پھیلا کہ میں ان کی طرف دیکھنا برداشت نہ کر سکا اور دوسری طرف دیکھنے لگ گیا۔

پروفیسر ہودبھائی نے کہا کہ میری کتاب سے کسی کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ پاکستان میں سائنس کے انحطاط کی وجہ اسلام ہے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ میری کتاب کا نصف حصہ اس دور سے متعلق ہے جو نویں اور تیرہویں صدی کا دور ہے۔ میری توجہ ڈاکٹر سلام نے اس طرف دلائی ان کا کہنا تھا کہ اسلامی دنیا میں علم و ترقی کے چراغ اس لئے روشن ہوئے کہ اس وقت اسلام وہ نہ تھا جو آج ہے۔ اس وقت رواداری تھی۔ ہارون رشید اور مامون الرشید کے دور میں ان کے درباروں میں یہودی اور عیسائی بھی جوق در جوق آتے تھے۔ کسی مذہب کی تخصیص نہ کی جاتی تھی۔ یہ ساری باتیں میری کتاب میں ہیں۔ جب میں نے اس کتاب کا مسودہ پیش لفظ لکھنے کے لئے ڈاکٹر سلام کو بھیجا تو ساتھ لکھا کہ ممکن ہے کہ میری بعض باتوں سے یا کئی باتوں سے آپ کو اختلاف بھی ہو پھر بھی میری درخواست ہے آپ اس کے لئے دیباچہ لکھیں۔ ڈاکٹر سلام نے جواب دیا کہ میں بخوشی دیباچہ لکھوں گا۔ اور یہ حاضر ہے۔ مجھے آپ کی کسی بات سے اختلاف نہیں بلکہ اتفاق ہے۔

فاضل مقرر نے کہا کہ آخر میں صرف ایک سوال ہے!

کیا اس دھرتی میں اور سلام بھی پیدا ہونگے؟

میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا یہاں پر سائنس اور علم فروغ پا سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ ترقی ہر قسم کے حالات میں نہیں ہو سکتی یہ پودا خاص قسم کے حالات میں ہی پنپ سکتا ہے۔ طالبان کو سائنس کی ضرورت نہیں۔ وہ ٹی وی بناتے نہیں اس کو توڑتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا ہمیں کھلا معاشرہ چاہئے یا نہیں۔ ہم نے عقل و خرد کو قبول کرنا ہے یا نہیں؟ یہ وہ فیصلہ ہے جو ہم سب نے کرنا ہے!!

محترم ڈاکٹر ایم ایچ قاضی صاحب

وائس چانسلر لاہور یونیورسٹی

آخر میں اس تقریب کے صدر محترم پروفیسر ڈاکٹر ایم ایچ قاضی صاحب نے رواں دواں انگریزی میں خطاب کیا۔

انہوں نے کہا کہ میرے لئے اس تقریب میں شرکت بڑی خوشی کا موقع ہے۔ آپ نے بہت اچھی اور جذباتی تقریریں سنیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ ایک شاعر کے الفاظ میں اگر میں بھوک کا گلہ کرتا ہوں تو تم مجھے افکار سنانے بیٹھ جاتے ہو۔ یہ صرف سائنس کی بات نہیں ہے۔ ساری سوسائٹی کی بات ہے۔

انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر سلام کا مرتبہ تو ایسا ہے کہ اس مرتبہ کے لوگ صدیوں میں کہیں ایک بار پیدا ہوتے ہیں۔ سلام کی ذات اس سائنسی وراثت کا اظہار تھا جو مسلمانوں میں صدیوں سے چلی آرہی تھی۔

ڈاکٹر قاضی صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر سلام نے ایک دفعہ سائنس کی ترقی کے لئے ایک ادارے کے قیام کا خاکہ پیش کیا۔ میں ان کے ساتھ تھا۔ وہ اس انسٹی ٹیوٹ کو پنجاب میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ ہم نے سلام کی صدارت میں ایک کمیٹی بنائی جس میں جاپان، کوریا، انڈیا وغیرہ کے پروفیسر بھی شامل تھے۔ اس منصوبے کی سمری سیکریٹری ایجوکیشن کے توسط سے وزیراعظم بے نظیر کو بھجوائی گئی۔ ان کی طرف سے جواب آیا کہ اس قسم کے دو ادارے قائم کئے جائیں ایک اسلام آباد میں اور ایک ٹھٹھہ میں۔ چنانچہ ٹھٹھہ میں ایک زمیندار سے سینکڑوں ایکڑ زمین بڑے مہنگے داموں خریدی گئی۔ اس طرح سے اس کام کے لئے ابتدائی رقم زمین خریدنے پر ہی صرف ہو گئی اور منصوبہ وہیں رک گیا۔

فاضل صدر محفل نے بتایا کہ ایک دفعہ ڈاکٹر سلام صاحب مجھے ساتھ لے گئے میں نے پوچھا کہ بتائیں کہ اس ملک کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔ کیوں ترقی نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ڈس آرگنائزیشن (بے نظمی اور انتشار) ہے اسی وجہ سے یہاں پر سائنس ترقی نہیں کر رہی اور سائنس کے ترقی نہ کرنے کی وجہ سے ملک کی ترقی نہیں ہو رہی۔ ڈاکٹر سلام ان لوگوں میں سے تھے جو کہتے تھے کہ ہماری قوم میں تمام صلاحیتیں ہیں۔ مگر ان کو استعمال کرنے والا کوئی نہیں۔ سلام تمام سائنسی اصولوں کو قرآن سے اخذ کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ قرآن علم حاصل کرنے پر بار بار زور دیتا ہے۔ جو قوم اچھی طرح علم حاصل نہیں کرے گی تو تباہی اس کا مقدر ہو گی۔ فاضل مقرر نے کہا کہ دنیا میں تبدیلی کا عمل بہت تیز ہے اس پر غالب کا یہ شعر صادق آتا ہے کہ

رو میں ہے رخش عمر کہاں دیکھئے تھمے
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں

لیکن تبدیلی کے عمل کا پاکستان میں احساس نہیں کیا جا رہا ہم سب کو چاہئے کہ سلام کا پیغام آگے بڑھانے میں مدد کریں۔

یہ تقریب جو ساڑھے پانچ بجے شام شروع ہوئی رات پونے آٹھ بجے اختتام کو پہنچی۔ آخر میں مہمانوں کی خدمت میں چائے اور دیگر لوازمات پیش کئے گئے۔

پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ

ہماری محسنہ‘ ہماری مربی‘ ہماری ماں

حضرت چھوٹی آپا سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

3 نومبر کو ہماری محسنہ‘ ہماری مربی ہماری ماں۔ حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی جدائی کو ایک سال ہو گیا۔ کہتے ہیں وقت بہترین مرہم ہے‘ جو رفتہ رفتہ جدائی‘ فرقت دکھ اور تکلیف کے زخم مندمل کرتا جاتا ہے لیکن یہ جدائی اور فرقت کی کسک کم نہیں ہونی چاہئے۔ جدائی کے اس درد اور دکھ کو ہم نے زندہ رکھنا ہے تاکہ ہم اپنی محسنہ اپنی مربی اپنی ماں کے نام اور کام کو زندہ رکھ سکیں۔ ان کی خدمات ان کے اخلاق کی شفقتوں اور محبتوں کے ذکر کرتے چلے جائیں تاکہ ہماری نسلیں ان کی تقلید کرتے ہوئے ان مقاصد عالیہ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں جن کے لئے لجنہ اماء اللہ کا قیام کیا گیا۔

حضرت سیدہ چھوٹی آپا پر کسی رسالے یا اخبار کا کوئی خصوصی نمبر کافی نہیں ہو سکتا آپ کی زندگی کا تو ہر پہلو سبق آموز ہے کیونکہ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی لجنہ کی عہدیدار بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کی تربیت کی مرہون منت ہیں۔ وہ خواتین جو مرکز میں بلاواسطہ آپ کی زیر تربیت رہیں ان کے پاس تو مذکورہ باتوں کے خزانے ہیں۔ اور وہ عہدیدار جو مختلف شہروں میں کام کرتی رہیں جلسوں اجتماعات اور میٹنگز میں سال میں کتنی ہی دفعہ مرکز آکر آپ کی تربیت سے فیضیاب ہوتیں۔ پھر خطوط میں اور دوروں پر بھی وہ بہت کچھ سیکھتی رہیں۔ علاوہ ازیں آپ ہر شہر کی صدر اور جنرل سیکرٹری کو ہدایات دیتیں کہ اپنے ساتھ نوجوان تعلیم یافتہ لڑکیوں کی ایک ٹیم بناؤ تاکہ آنے والی نسلیں‘ آئندہ تمام کام بہترین طریق پر سنبھال سکیں اور اس طرح بالواسطہ آپ کی تربیت کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع ہوتا گیا۔

جدائی کا غم ابھی تازہ ہے یادیں اور باتیں صفحہ قرطاس پر آنے کو مچل رہی ہیں چھوٹی آپا سے محبت کا تقاضا ہے ان کی خدمات‘ ان کی انتظامی صلاحیتوں‘ ان کے اہم فیضوں‘ ان کی جہد مسلسل‘ ان کی تربیت کے انداز ان کی حسن معاملگی ان کی شفقتوں محبتوں ان کا عشق قرآن‘ عشق رسول‘ عشق مسیح‘ محبت مصلح موعود اور دیگر خلفاء ان کا گھریلو سلیقہ طریقہ ان کے اخلاق‘ مہمان نوازی‘ صلہ رحمی‘ غرباء پروری اور ان کی نصائح۔ سب پر لکھا جائے۔ جن کو لمبے عرصے کی قربتیں ملیں وہ اس تمام دور میں سے اہم باتوں کو لکھیں۔ جیسے جیسے باتیں یاد آتی جائیں لکھتی جائیں۔ ایک دو مضمون نہیں بلکہ مضامین کا سلسلہ شروع کر دیں۔ یہ کہہ دینا کہ ”میرے دلی جذبات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔“ یہ ایک مبہم فقرہ ہے۔ جذبات عقیدت اور محبت کا اظہار ضروری ہے ورنہ احسان فراموشی ہے۔ زندگی میں تو چھوٹی آپا سے اظہار محبت تھا۔ ان کی وفات کے بعد اس اظہار عقیدت کی زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار فرماتے ہیں کہ موجودہ نسل اور آئندہ آنے والی نسل کی تعلیم و تربیت‘ ایمان و اخلاص کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بزرگوں کی باتیں بار بار بچوں کو بتائی جائیں۔

بھلے وقتوں میں سال میں تین چار مرتبہ مرکز جانا ہوتا تھا کبھی جلسے پر کبھی اجتماع پر کبھی تعلیم القرآن کلاس پر تو کبھی کھیلوں پر اور کبھی شوریٰ پر۔ جن کا حصہ نہیں بھی ہوتا تھا وہ بھی ان دنوں کی برکتیں لینے چلی جاتی تھیں اور حضرت سیدہ چھوٹی آپا کا دیدار ہو جاتا تھا پھر خواتین بچیوں کو لے کر گھر پر بھی ملنے جاتی تھیں اور قریب سے بھی تعارف ہوتا شفقتیں اور محبتیں ملتیں۔ لیکن تقریباً 16 سال سے یہ رونقیں کم ہو گئیں۔ اب

باقی صفحہ 6 پر

راجہ برہان احمد طالع صاحب

قائداعظم کا پاکستان

قائداعظم محمد علی جناح ایک عظیم بااصول اور بامراد رہنما تھے۔ پاکستان کے بنیادی نظریات کو جس طرح سے آپ نے مستحکم کیا اور ان پر عمل کرنے کے لئے جن بنیادی امور کی طرف ہمیں توجہ دلائی ان میں اخوت واستقلال اور جمہوری اقدار اہم ہیں۔ آپ نے تفرقہ پردازی انتشار اور مفاد پرستی کو سم قاتل سے تعبیر کیا۔ آپ نے اس امر کی طرف بھی مختلف پیرایوں میں اشارہ کیا کہ تعصب و نفرت کے بیج لگانے والے خواہ کوئی بھی ہوں پاکستان کے خیرخواہ کہلانے کے مستحق قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ چنانچہ لازمی امر یہ ہے کہ ایسے افراد سے دامن بچایا جائے۔

اب جب کہ ہم نئی صدی میں اپنے اس پیارے وطن کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں تو ذرا پیچھے نظر ڈال کر دیکھنا چاہئے کہ کیا ہم نے قائداعظم کے تصور پاکستان کو سمجھا ہے؟ اور اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔ آخر آج شاعر کو یہ کیوں کہنا پڑا۔

کالی رات، ہوا طوفانی، مولا پار اتارا
ایک ہی کشتی میں بیٹھے ہیں میں اور پاکستان

قائداعظم بہت بااصول انسان تھے اور قوم کے سچے ہمدرد تھے۔ کہیں بھی سیاست کی آزمائش ہوئی تو آپ نے وقتی مفاد کو ٹھکرا دیا۔ آپ نے پاکستان کو جس نظر سے دیکھا وہ آپ کے اقوال کی روشنی میں کچھ یوں ہے۔

اسلامی حکومت کا تصور

1948ء میں کراچی میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے اسلامی حکومت کے امتیازات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اسلامی حکومت کے تصور کا یہ امتیاز پیش نظر رہنا چاہئے کہ اس میں اطاعت اور وفا کیشی کا مرجع خدا کی ذات ہے جسکی تعمیل کا عملی ذریعہ قرآن مجید کے احکام اور اصول ہیں۔ اسلام میں اصلاً نہ کسی بادشاہ کی اطاعت ہے نہ پارلیمنٹ کی نہ کسی شخص کی یا ادارے کی۔ قرآن کریم کے احکام ہی سیاست و معاشرت میں ہماری آزادی اور پابندی کے حدود متعین کر سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اسلامی حکومت قرآنی اصول واحکام کی حکومت ہے۔"

(قائداعظم کا پاکستان مصنفہ ابن زبیر ص 18)

پاکستان میں نسل و

عقیدے کا سوال نہیں

اگر آپ لوگ باہمی تعاون سے کام کریں۔ ماضی کو بھول جائیں اور گزشتہ را صلوٰۃ پر عمل کریں تو یقیناً کامیاب ہونگے۔ اگر مل جل کر اس جذبے کے تحت کام کریں کہ ہر شخص خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو یا کسی میں آپ کے تعلقات ایک دوسرے سے خواہ کیسے ہی رہے ہوں۔ اس کا رنگ، نسل، مذہب کچھ ہی ہو... آخر اسی مملکت کا شہری ہے۔ اس کے حقوق مراعات اور ذمہ داریاں مساوی و یکساں ہیں۔ تو ہم بے حد ترقی کر جائینگے۔ ہمیں اس جذبے کے تحت کام شروع کردینا چاہئے۔ پھر رفتہ رفتہ اکثریت اور اقلیت کے مسلمان فرقہ اور ہندو فرقہ کے تمام اختلافات مٹ جائینگے۔

(خطبات قائداعظم ص 565)

آپ آزاد ہیں

پاکستان کی مجلس دستور ساز کے افتتاحی اجلاس میں 11/ اگست 1947ء کے صدارتی خطبہ میں آپ نے فرمایا:

"اگر ہمیں پاکستان کی اس عظیم الشان ریاست کو خوش حال بنانا ہے، تو ہمیں اپنی تمام تر توجہ لوگوں کی فلاح و بہبود کی جانب مبذول کرنا چاہئے۔ خصوصاً عوام اور غریب لوگوں کی جانب۔ اگر آپ نے تعاون اور اشتراک کے جذبے سے کام کیا تو تھوڑے ہی عرصے میں اکثریت اور اقلیت، صوبہ پرستی اور فرقہ بندی اور دوسرے تعصبات کی زنجیریں ٹوٹ جائیں گی۔ .... ہماری ریاست کسی تمیز کے بغیر قائم ہو رہی ہے۔ یہاں ایک فرقہ یا دوسرے فرقے میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ یہاں ذات اور عقیدوں میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ ہم اس بنیادی اصول کے تحت کام شروع کر رہے ہیں کہ ہم ایک ریاست کے باشندے اور مساوی باشندے ہیں۔

آپ آزاد ہیں... آپ اس لئے آزاد ہیں کہ اپنے مندروں میں جائیں۔ آپ آزاد ہیں کہ اپنی مسجدوں میں جائیں یا پاکستان کی حدود میں اپنی عبادت گاہ میں جائیں۔ آپ کا تعلق کسی مذہب، کسی عقیدے یا کسی ذات سے ہو اس کا مملکت کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات بطور نصب العین اپنے سامنے رکھنی چاہئے اور آپ یہ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہ رہے گا اور مسلمان مسلمان نہ رہیگا۔ مذہبی مفہوم میں نہیں کیونکہ یہ ہر شخص کا ذاتی عقیدہ ہے۔ بلکہ سیاسی مفہوم میں اس مملکت کے ایک شہری کی حیثیت سے۔"

(افکار قائداعظم مرتبہ محمود عاصم)

ماہنامہ "آجکل" (دہلی) کے اگست کے شمارہ میں شائع ہونے والا قائداعظم کی تقریر کا "ماحصل" بھی اسی نصب العین کی وضاحت کرتا ہے۔

"پاکستان میں تمام فرقوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا۔ ان کا مذہب، مسلک اور ایمان و عقیدہ کچھ بھی ہو اس کی حفاظت کی جائے گی انھیں ہر لحاظ سے پاکستان کا باشندہ سمجھا جائے گا اور کسی طرح بھی اکثریت کو ان پر تفوق حاصل نہیں ہوگا۔"

(قائداعظم کا پاکستان ص 20-19 از ابن زبیر)

اصولوں کی پاسبانی کرنی ہے

افواج پاکستان سے 21 فروری 1948ء کو خطاب میں فرمایا:

"ہم نے پاکستان کی جنگ آزادی جیت لی ہے مگر اسے برقرار رکھنے اور مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کی سنگین ترین جنگ ابھی جاری ہے........ اب آپ کو اپنے ہی وطن عزیز کی سرزمین پر اسلامی جمہوریت، اسلامی معاشری عدل اور مساوات انسانی کے اصولوں کی پاسبانی کرنی ہے۔ آپ کو ان کے لئے ہر وقت تیار رہنا پڑیگا۔ ہمہ تن ہوشیار۔ ستانے کا موقع ابھی نہیں آیا ہے۔ یقین محکم، نظم و ضبط اور ادائیگی فرض کی دھن۔ ایسے اصول ہیں اگر آپ ان پر کاربند رہے تو کوئی شے ایسی نہیں جسے آپ حاصل نہ کر سکیں۔

(خطبات قائداعظم ص 83-582 از رئیس احمد جعفری)

پاکستان میں ذات پات کا سوال نہیں ہوگا

قائداعظم نے میمن چیمبر آف کامرس بمبئی کے ایک اجتماع سے 28 مارچ 1940ء کو خطاب میں فرمایا:

"پاکستان ایک ایسی حکومت ہوگی جس میں سب قوموں کو زندگی کی تمام آسائشوں کا حصہ ملے گا۔ اس لئے اب تمام مسائل حل کر لیجئے۔ پاکستان ایک ایسی حکومت ہوگی۔ جہاں ذات پات کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ آخر مجھے کسی فرقہ کے خلاف جو اپنے افراد کی تعلیمی اور معاشرتی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ کیوں شکایت ہونی چاہئے۔ ایسی کوششوں کو فرقہ واریت کہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جتنی جلدی آپ حقائق کا سامنا کرینگے کوشش کریں گے۔ اتنی ہی جلدی آپ

ایک مملکت کے شہری

مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب:

"آپ آزاد ہیں۔ اپنے مندروں، مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے آپ پاکستان کی مملکت میں بالکل آزاد ہیں۔ آپ کسی مذہب فرقہ عقیدہ سے تعلق رکھیں۔ اس کا کاروبار سلطنت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم اس بنیادی اصول سے اپنے نظام کا آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں۔ اور مساوی الحیثیت ہیں ہمیں اس مسلک کو اپنے نصب العین کے طور پر سامنے رکھنا چاہئے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ جیسے زمانہ گزرتا جائے گا۔ نہ ہندو ہندو رہے گا اور نہ مسلمان مسلمان، مذہبی اعتبار سے نہیں کیونکہ یہ تو ذاتی عقائد کا معاملہ ہے بلکہ سیاسی لحاظ سے ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہو جائیں گے۔"

(قائداعظم صفحہ 563)

موجودہ مسائل کا حل تلاش کرلیں گے۔
(خطبات قائداعظم از رئیس احمد جعفری ص 519)

اسی امر کی طرف ڈھاکہ میں 21 مارچ 1948ء کو خطاب میں ان الفاظ میں توجہ دلائی۔

"آپ کو چاہئے کہ بنگالی۔ سندھی۔ بلوچی پٹھان وغیرہ کی باتیں نہ کریں۔ آپ سب ایک قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ایک سلطنت اپنے لئے بنائی ہے ایک وسیع وعریض سلطنت یہ آپ سب کی ہے۔ یہ نہ پنجابی کی ہے نہ بنگالی کی۔ نہ سندھی کی۔ نہ پٹھان کی۔ یہ آپ کی ہے"
(خطبات قائداعظم ص 587 از رئیس احمد جعفری)

طلباء اپنے مطالعہ پر کامل توجہ دیں

آپ نے اپنے وطن عزیز کے طلباء کو بڑی دردمندی سے ان الفاظ میں خبردار کیا:

"میرے نوجوان دوستو! میں آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کسی سیاسی جماعت کے آلہ کار بن گئے تو آپ کی سب سے بڑی غلطی ہو گی۔ یاد رکھئے اب ایک انقلابی تبدیلی رونما ہو چکی ہے۔ اب ہماری اپنی حکومت ہے۔ اب ہم ایک آزاد و خودمختار مملکت کے مالک ہیں۔ اب ہمیں آزاد لوگوں کی طرح عمل اور اپنے معاملات کا انتظام کرنا چاہئے۔ اب ہم کسی بیرونی طاقت کے تسلط میں نہیں ہیں۔ ہم نے وہ زنجیریں توڑ دی ہیں۔ ہم نے غلامی کی بیڑیاں کاٹ ڈالی ہیں...... میرے نوجوان دوستو اب میں آپ ہی کو پاکستان کا حقیقی معمار سمجھتا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی باری پر کیا کچھ کر کے دکھاتے ہیں۔ اس طرح رہئے کہ کوئی آپ کو گمراہ نہ کر سکے۔ کوئی آپ کو غلط طور پر استعمال نہ کر سکے۔ اپنی صفوں میں مکمل اتحاد اور استحکام پیدا کیجئے۔ ایک مثال قائم کر دکھائیے کہ نوجوان کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ آپ کا اصل کام کیا ہونا چاہئے اپنی ذات سے وفا۔ اپنے والدین سے وفا۔ اپنی مملکت سے وفا اور اپنے مطالعہ پر کامل توجہ......"
(قائداعظم کا پاکستان از ابن زبیر ص 69-68)

نظام حکومت

قائداعظم نے جب اپنی کوٹھی (اورنگ زیب روڈ دہلی) پر اپنی آخری پریس کانفرنس کی تو وہاں ایک ہندو پریس رپورٹر نے قائداعظم سے پھر یہ سوال کیا کہ:

ملا حکومت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

اس وقت کانگریس کی عنان اقتدار چونکہ سناتن دھرمی برہمن مسٹر گاندھی اور ہندو برہمن پنڈت نہرو کے ہاتھ میں تھی۔ اس لئے قائداعظم نے فوراً یہ جوابی سوال داغ دیا کہ:

برہمن حکومت کے متعلق کیا خیال ہے؟

تو وہ کھسیانا ہو کر رہ گیا۔
(خطبات قائداعظم ص 510)

بااصول انسان

یہ ہیں قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان کے چند نظارے جو آپ نے ان ارشادات کے جھروکوں سے دیکھے۔ آپ اپنی جان اور اپنی صحت کی بازی لگا دینے کے بعد ہمیں منزل مراد سے ہمکنار کر گئے۔ ہمیں ایک عظیم اسلامی مملکت کا وارث بنا کر اپنے رب کو پیارے ہو گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"قائداعظم کو بعض لوگ خصوصاً مغربی ناقدین جب اپنی سیاست کی عینکوں سے دیکھتے ہیں تو ان کو نہرو کے مقابل پر ان میں بہت سی خامیاں دکھائی دیتی ہیں۔ بہت سے جگہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک اچھا سیاستدان ہوتا تو لوچ دکھاتا۔ نرمی اختیار کرتا۔ کچھ رستہ بدل کے چلتا۔ لیکن ایک ایسا سیاستدان ہے جس کی اتنی عزت کی جاتی ہے اور اس کے باوجود جہاں کہیں بھی سیاست کی آزمائش ہوئی وہاں اس نے اپنے اصولوں کے مقابل پر وقتی مفاد کو ٹھکرا دیا اور کسی قسم کی نرمی نہیں دکھائی جبکہ ہر موقع شناس ایسے مواقع پر نرمی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اس لئے قائداعظم کو ایک سخت اکھڑ انسان کے طور پر پیش کرتے ہیں جسکو حالات نے ایسا بنا دیا حالانکہ یہ تجزیہ بالکل غلط اور نادرست ہے قائداعظم بہت بااصول انسان تھے"۔
(حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ۔ خطبہ جمعہ 20 جنوری 1989ء)

واحد تمنا

آخر میں قائداعظم کا ایک مطالبہ اور واحد تمنا آپ کے سامنے ہے جو آپ نے 25 فروری 1940ء لاہور میں تقریر میں فرمائی:

"مسلمانو! میں نے دنیا کو بہت دیکھا۔ دولت۔ عزت۔ شہرت اور آرام و راحت کے بہت لطف اٹھائے۔ میری زندگی کی اب واحد تمنا ہے کہ میں مسلمانوں کو آزاد و سربلند دیکھوں۔ جب مروں تو میرا ضمیر اور میرا خدا گواہی دے کہ جناح نے اسلام سے خیانت نہیں کی۔ غداری نہیں کی۔ میں آپ سے اس کی داد یا شہرت کا طلبگار نہیں آرزو ہے تو یہ کہ مرتے وقت میرا دل۔ میرا ایمان اور میرا ضمیر گواہی دے کہ جناح تم نے واقعی مدافعت اسلام کا حق ادا کر دیا۔ تم مسلمانوں کی تنظیم۔ اتحاد اور حمایت کا فرض بجالائے اور میرا خدا یہ کہے کہ بے شک تم مسلمان پیدا ہوئے اور کفر کی طاقتوں کے غلبہ میں اسلام کو سربلند رکھتے ہوئے مسلمان مرے۔"
(قائداعظم کا پاکستان از ابن زبیر ص 70-69)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33097 میں منصور احمد ولد مکرم Jumhawi پیشہ معلم عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جاوہ برات انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-12-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 561480/- روپے ماہوار بصورت معلم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد جاوہ برات انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 ایچ عبدالغنی وصیت نمبر 24843 گواہ شد نمبر 2 N.A.Supari وصیت نمبر 26559۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33098 میں Ida Widianingsih زوجہ Mr.Ahmad Sarido پیشہ سرکاری ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-10-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر سونا 15 گرام مالیتی 900.000/- روپے۔ 2۔ نکلس طلائی وزنی دس گرام مالیتی 600.000/- روپے۔ 3۔ ٹی وی سیٹ 21 انچ مالیتی 1600.000/- روپے۔ 4۔ ریفریجریٹر مالیتی 1400.000/- روپے۔ کل مالیتی 4500.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 550.000/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Ida Widianingsih انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 N.A.Supari وصیت نمبر 26559 گواہ شد نمبر 2 Sutarye وصیت نمبر 30146۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33099 میں Ida Rohayati زوجہ مکرم A.Surrahmat پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت 1987ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ 2000-2-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 150.000/- روپے۔ 2۔ مکان مالیتی 3.000.000/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 3.150.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 40.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Ida Rohayati جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 A.Sur-ahmut جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 کامل ادریس وصیت نمبر 31332 جابر انڈونیشیا۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 4

موجودہ نسل کو نہ مرکز کی ان مذکورہ تقریبات اور ان کی برکتوں کا علم ہے اور نہ خاندان مسیح موعود کی بزرگ خواتین کا علم ہے۔

ہم نے جو کچھ لکھنا ہے موجودہ نسل اور آنے والی نسلوں کی تربیت اور آنے والے مورخ کے لئے حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کے لئے لکھنا ہے مضمون لکھنا نہیں آتا نہ سہی جیسے باتیں اور واقعات یاد آتے جاتے ہیں لکھتی جائیں ان واقعات میں بھی آپ کی سیرۃ کا کوئی نہ کوئی پہلو مل جائے گا۔ لکھ کر مصباح کو الفضل کو

یا مجھے بھیج دیں- میں حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کی صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ بیگم مکرم میر محمود احمد ناصر صاحب کے تعاون سے حضرت چھوٹی آپا پر کتاب لکھ رہی ہوں- آپ کی سب چاہنے والیوں سے گزارش ہے کہ اپنے تعلق اپنی عقیدت اور محبت کے مطابق حضرت سیدہ پر بار بار لکھیں-

(سیدہ نسیم سعید انچارج شعبہ تصنیف و تالیف لجنہ اماء اللہ لاہور)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ عزیزہ مکرمہ نعیمہ جمیل فیضی صاحبہ اہلیہ مکرم احمد لطیف فیضی صاحب قائد ضلع راولپنڈی کو دو بیٹیوں کے بعد 27-11-2000ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "شفیع احمد فیضی" عطا فرمایا ہے- نومولود مکرم لطیف احمد فیضی صاحب کا پوتا اور الحاج مکرم محمد علی فیضی صاحب مرحوم کا پڑپوتا اور مکرم محمد جمیل فیضی صاحب دارالفتوح ربوہ کا نواسہ ہے- خدا تعالیٰ کے فضل سے تینوں بچے حضور انور کی مبارک تحریک وقف نو میں شامل ہیں-

اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر' سعادت مند اور خادم دین بنائے-

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم عبدالوحید صاحب وڑائچ ابن مکرم خادم حسین صاحبؒ وڑائچ چک 35 جنوبی سرگودھا حال سوئٹزرلینڈ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ سمیعہ انجم وڑائچ صاحبہ بنت مکرم عاشق حسین صاحب وڑائچ دارالصدر جنوبی ربوہ بعوض حق مہر اکیس ہزار سوس فرانک محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے مورخہ 23- دسمبر 2000ء کو بعد نماز ظہر بیت محمود ربوہ میں پڑھا- 30- دسمبر 2000ء کو سوئٹزرلینڈ میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اور اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا-

عزیزہ سمیعہ انجم اور مکرم عبدالوحید وڑائچ صاحب دونوں محترم سید محمد وڑائچ صاحب 35 جنوبی سرگودھا حال دارالصدر جنوبی ربوہ کے پوتی پوتا ہیں- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

اعلان داخلہ

Baqai Medical University کراچی نے B.Sc و M.Sc میڈیکل ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے- درخواست فارم 20 جنوری تک جمع کروائے جا سکتے ہیں-

(نظارت تعلیم)

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

درخواست دعا

○ محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کراچی سے اطلاع دیتے ہیں کہ میری اہلیہ صاحبہ عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور میں بھی عرصہ سے ایک تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہوں- حضور انور کا تجویز کردہ نسخہ استعمال کر رہا ہوں احباب سے درخواست ہے کہ ہم دونوں کے لئے خصوصی دعاؤں سے مدد فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں-

○ مکرم عبداللطیف جاوید صاحب معلم وقف جدید آج کل بوجہ بواسیر بیمار ہیں- ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

○ عزیز شاہد احمد ابن محمد سرور صاحب کارکن دفتر الفضل فضل عمر ہسپتال کے C.C.U میں داخل ہے احباب سے درخواست دعا ہے-

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع سیالکوٹ کے لئے بھجوا رہا ہے-

1- توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا-

2- الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی-

3- الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی- محترم امیر صاحب مربیان و عہدیداران اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل- ربوہ)

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

اپنی مجلس سے مکمل رابطہ رکھیئے

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 6 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 6 زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 8 جنوری - غروب آفتاب: 5.23

☆ منگل 9 جنوری- طلوع فجر: 5-41

☆ منگل 9 جنوری- طلوع آفتاب: 7.07

کشمیر پر تھرڈ آپشن مسترد- کشمیر کے بارے میں تھرڈ آپشن کو مسترد کرتے ہوئے آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ کشمیر پر پاکستان کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی- مسئلہ کشمیر کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کیا جا رہا ہے- یہ باتیں انہوں نے ایک پریس بریفنگ کے دوران بتائیں- انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کی جانب سے حریت کانفرنس کے وفد کو دورہ پاکستان کی اجازت حوصلہ افزا ہے- ہم کشمیری قیادت کو خوش آمدید کہتے ہیں- انہوں نے کہا کشمیر میں مجاہد تنظیمیں سرگرم عمل ہیں جن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں-

احتساب ٹھنڈا پڑ گیا- قومی احتساب بیورو کی طرف سے بنائی گئی خصوصی حوالاتیں نیب انتظامیہ کی احتسابی عمل میں عدم دلچسپی اور سست روی کے باعث عرصہ دراز سے ویران پڑی ہیں- صرف ریجنل احتساب بیورو راولپنڈی کی 45 خصوصی حوالاتوں میں سے تا حال 43 خالی پڑی ہیں اور یہی حال ملک کے دیگر علاقائی دفاتر کا ہے- بیورو نے اب تک زیادہ تر پٹواریوں' نائب تحصیلداروں اور سب انجینئروں کی سطح تک کے لوگوں کا احتساب کرنے ہی پر زور دیا ہے- اور بڑے بڑے کرپٹ سیاستدانوں بیوروکریٹ اور صنعتکاروں کے خلاف جلد بازی میں بنائے گئے مقدمات اور ناقص تحقیقات کی وجہ سے لگائے الزامات کو ثابت نہیں کیا جا سکا- یہ رپورٹ نوائے وقت نے 8 جنوری 2001ء کی اشاعت میں شامل کی ہے-

کوئی رعایت نہیں کی جائے گی- قومی احتساب بیورو کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول نے کہا ہے کہ نادہندہ اور بدعنوانیوں کے الزام میں گرفتار کسی تاجر اور صنعتکار کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی تاہم تین بڑے تاجروں کے معاملات پر نظرثانی کی جا رہی ہے- وہ وفاقی ایوان ہائے صنعت و تجارت میں تاجروں اور صنعتکاروں سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہم ایسے لوگوں کو کس طرح معاف کر سکتے ہیں جنہوں نے ملک کے یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کا پیسہ قرضوں کی صورت میں لیا اور ہڑپ کر گئے- انہوں نے کہا کہ ہم صرف حقیقی اور بڑے صنعتکاروں کے خلاف ہی کارروائی کر رہے ہیں-

کوسٹر اور بس میں تصادم 8- افراد ہلاک

راولپنڈی فتح جنگ روڈ پر ٹریفک کے ایک حادثہ میں آٹھ افراد جاں بحق ہو گئے- جبکہ 53 زخمی ہو گئے- جن میں سے 10- افراد کی حالت نازک بتائی جاتی ہے تفصیلات کے مطابق راولپنڈی فتح جنگ روڈ پر گڑھی سسو خان کے قریب پنڈی گھیب سے راولپنڈی جانے والی کوسٹر نے ٹرک کو ٹکر ماری اور پیچھے سے آنے والی بس سے دھماکے سے ٹکرا گئی- زخمیوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا- دو گھنٹے ٹریفک بند رہی-

سردی میں اضافہ- سارے ملک میں سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے- دھند کی شدت میں قدرے کمی رہی- شمالی علاقوں میں مزید برفباری ہوئی جس کے اثرات میدانی علاقوں میں بھی محسوس ہوئے- دن بھر برفانی ہوائیں چلتی رہیں- لاہور سمیت چند شہروں میں دھوپ نکلی رہی جس سے دھند کی شدت میں کمی آ گئی- تاہم رات کو پھر سے دھند پڑنے لگی- گردونواح میں دھند کی شدت زیادہ تھی- مختلف شہروں میں درجہ حرارت مزید گر گیا- ربوہ میں بھی سردی کی شدت میں اضافہ ہوا ہے- مطلع سارا دن ابر آلود رہا- اسلام آباد میں کم سے کم درجہ حرارت صفر مری اور کامرہ میں منفی ایک' دیر میں منفی 3' پارا چنار منفی 8' گلگت منفی 6' سکردو منفی 11' کوئٹہ منفی 6' لاہور 7' ربوہ 6 اور سرگودھا میں 7 رہا- محکمہ موسمیات کے مطابق لاہور اور پنجاب کے ملحقہ علاقوں میں موسم خشک رہے گا-

پروپیگنڈے کے غبارے سے ہوا نکل گئی- گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات میں عوام کی بھرپور شرکت نے نئے سیاسی نظام کے منفی پراپیگنڈے کے غبارے سے ہوا نکل گئی ہے- وہ گورنر ہاؤس میں نئے بلدیاتی انتخابات کے پہلے مرحلے کے دوران پیش آنے والی انتظامی دشواریوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے ضمن میں ایک خصوصی اجلاس کی صدارت کر رہے تھے- تا کہ بلدیاتی انتخابات کے آئندہ مراحل کے دوران انتظامات کو مزید بہتر بنایا جا سکے-

آٹا مہنگا نہیں ہو گا- حکومت پنجاب نے فلور ملوں کے مطالبات مسترد کرتے ہوئے ان کے ساتھ مذاکرات سے انکار کر دیا ہے-

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

مغربی بنگال کے سیاسی کارکنوں میں تصادم

بھارتی ریاست مغربی بنگال میں حزب اختلاف کی جماعت ترنمول کانگرس کی اپیل پر ہڑتال کے دوران صوبے میں برسراقتدار مارکسسٹ پارٹی اور ترنمول کانگرس کے حامیوں میں مسلح جھڑپوں کے نتیجے میں 7۔افراد ہلاک اور 60 سے زائد زخمی ہو گئے۔ بی بی سی کے مطابق ریاست کے ضلع مدناپور کے کشیدگی والے علاقے میں مارکسسٹ پارٹی کے حامیوں نے ترنمول کانگرس کے حامیوں پر گرینڈ پھینکے اور اندھادھند فائرنگ کردی۔ ان کے گھروں کو نذر آتش کردیا۔

لیبیا کے خلاف پابندیوں میں 6 ماہ کی توسیع

صدر کلنٹن نے لیبیا کے خلاف عائد اقتصادی پابندیوں میں 6 ماہ کی توسیع کردی ہے۔ انہوں نے کانگرس کو اپنے اس فیصلے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ لیبیا کی حکومت ابھی تک دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہے۔ اقوام متحدہ نے 1999ء میں لیبیا کے خلاف عائد پابندیاں معطل کردی تھیں۔

بیت المقدس پر فلسطینیوں کی حاکمیت کا مطالبہ

عرب لیگ کے وزراء خارجہ نے بیت المقدس پر فلسطینی حاکمیت قائم کرنے اور فلسطینی پناہ گزینوں کی ان کے علاقوں میں واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔ مصری وزیر خارجہ امر موسیٰ نے کہا ہے کہ عرب لیگ کے وزراء خارجہ نے پہلے روز کے اجلاس میں مکمل اتفاق رائے سے بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ پر فلسطینیوں کی حاکمیت کے قیام کے لئے اپنی بھرپور حمایت کا اعلان کیا ہے۔

عراق پر پابندیاں جلد ختم کی جائیں۔ فرانس

فرانس کے صدر ژاک شیراک نے عراق پر عائد گزشتہ دس سالہ پابندیوں کے باعث درپیش تکالیف پر ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی پابندیوں سے ہونے والا اثر سیاسی اور اخلاقی اعتبار سے قابل ہمدردی ہے۔ انہوں نے سلامتی کونسل پر زور دیا کہ اسلحہ کے معائنہ کاروں کے سلسلے میں بغداد سے جلد از جلد سمجھوتہ کیا جائے اور اس کے بدلے بغداد پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔

ایران دفاعی بجٹ میں 22 فیصد اضافہ کریگا

نئے مالی سال کے دوران ایران اپنے دفاعی بجٹ میں 22 فیصد اضافہ کرے گا۔ جس کے بعد روس سے جنگی طیارے اور ٹینک حاصل کئے جائیں گے۔ 21 مارچ سے شروع ہونے والے مالی سال کے بجٹ میں دفاع کے لئے 4.1 ارب ڈالر کی رقم مختص کی جائے گی۔

روس اور امریکی مفادات

امریکہ نے روس پر الزام لگایا ہے کہ وہ عالمی سطح پر امریکی مفادات کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ امریکی نیشنل سیکیورٹی کی ایڈوائزر کنڈولیزا رائس نے اپنے ایک آرٹیکل میں لکھا ہے کہ روس عالمی سطح پر امریکی مفادات کو نقصان پہنچانے کے لئے مختلف اقدامات پر عمل پیرا ہے۔

رومانیہ میں خشک سالی۔ مشرقی یورپ کے ملک

رومانیہ میں خشک سالی کے باعث حالات سنگین ہو گئے ہیں۔ حکام نے عوام کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ یہاں پانی خطرناک حد تک کم ہو گیا ہے۔ بیشتر علاقوں میں خوراک کی کمی واقع ہو گئی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

دیتا ہے اور اس کا ایسا کرنا تھپڑ کھانے والے آدمی کے منہ سے کلمات شکر نکلواتا ہے۔ لیکن اگر کوئی کسی کو دکھ دینے کے لئے تھپڑ مارے تو وہ سزا پائے گا۔ تو ایک ہی کام سے نیتوں کے فرق سے دو مختلف نتیجے نکل آتے ہیں۔ پس تم عادتاً کوئی عبادت اور نیک کام نہ کرو۔ بلکہ نیتاً کرو۔ کئی آدمی کہتے ہیں کہ قوم کے لئے روپیہ دو۔ قوم کے لئے چندہ جمع کرو۔ قوم کے لئے یہ کرو اور وہ کرو میں کہتا ہوں قوم کیا چیز ہے۔ تم قوم کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے سب چندے دو۔ اور کبھی یہ گناہ کے لفظ منہ سے نہ نکالو۔ کیا تم سے پہلے قومیں نہ تھیں؟ کیا تمہارے پہلے عزیز اور رشتہ دار نہیں تھے؟ جب تھے تو اس نئی جماعت کے بننے کی کیا ضرورت تھی؟ جسے تم قوم قوم کہتے ہو۔ تم خوب یاد رکھو کہ قوم کوئی چیز نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ ہی ایک چیز ہے پس تمہارے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہوں۔ تمہاری ایک ایک حرکت اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا سب کچھ خدا کے لئے ہی ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو یقیناً یقیناً تمہارے اعمال کے نتیجے بڑھ چڑھ کر نکلنے شروع ہو جائیں گے۔

(انوار العلوم جلد دوم ص 243)

نیشنل کمپیوٹر کالج اب IT اور E-Commerce کے بعد
OCP Certification اور English Language کی کلاسز کا آغاز کر رہا ہے۔
NCCS
● ORACLE CERTIFIED PROFESSIONAL
- DBA (DATABASE ADMINISTRATOR) (6 MONTHS)
- DEVELOPER 2000 (6 MONTHS)
● ENGLISH LANGUAGE & SPOKEN CLASSES
- TOFEL
- IELTS
Admissions Open
نوٹ: داخلے کی آخری تاریخ 10 جنوری 2001ء ہے۔
نیز داخلے "First Come First Served" کی بنیاد پر ہونگے۔
23-Shakoor Park Rabwah Ph: 04524-212034 E-mail: angels01@fsd.paknet.com.pk

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
نیز ان بخارا، اصفہان، شجرکار، دیگی نیپال ڈائزائن، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ نیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: mobi-k@usa.net

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 ☆ گھر 211379

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر، پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی، گولبازار۔ ربوہ

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گول بازار ربوہ۔ فون 212434 - 211434

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
منیجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

ضروری اطلاع
ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ اندرون شہر مریضوں کی سہولت کیلئے 1 تا 4 بجے شام روزانہ مریضوں کا معائنہ 28/4 دارالبرکات ربوہ (نزد ڈان ریڈیو سروس) میں کیا کریں گی اور فون نمبر 211678 پر موجود ہوں گی بہنیں استفادہ کر سکتی ہیں

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

CPL No. 61